

اسلام دشمن ثقافت کی

اسلام عالم اسلام میں انسانی زندگی

کو مسخ کر رہے ہیں

ترجمہ / جمال محمد عظیزی

مولانا خاچ روشنیدہ مولانا مکمل دین بیٹے۔

اسلام کا ملک امداد دین بیٹے۔

یعنی ارشاد فرمائیں: ولا تعتزلوا المسد

فتفرق بکون سیلہ۔

یعنی غیر اسلام دینا فلان یقین ملے

خدکی ماء سے صدر کر لے۔

قردہ اسے مغلد ہے یوگا۔

الیوم نکلت لکھ دینکو و اعتمت

علیک غصتی و رضیت لکھ اسلام دینا

آئیں لے تھامے دین کو کام

کو یاد مرتمی پڑی نعمت پوری بیٹی

ادھم حکمے لئے سلام کو بعد

دین کے پسندیدہ کیا۔

حوضیل اسلام لفڑیا:

یعنی اعتماد مکار مکار اخلاق

میں اسے سوت ہو ہوں کو کام

اخلاق کی تکمیل کر دو۔

اس سے حکمہ ہوتے ہے کو اسلام کی دین اور

مکمل اخلاقی نظام ہے میں قیدی عبارت

کے لیکھ میں مخفی کامہنگی دنیا کی

ہر شب پر محیطے اور اس کے

تعالیات میں وہ ایک نہ کہے اور اس کے

ہر صدقہ اللہ کیا گیا ہے اور ان کیمی ہیں

قدیمیں الرشد من الغی فن یکو

بالطا غوث و بیمن بالله فقدس

اسلام کی تاخیجیں اس کی مثالیں بخت

بالعرفة افریقی لامقصام لها

والله سمع علیم د

ہدیت زگر ایک مان مان

کھل بکھلے تو جو کو خاتمے سے

لکھ کرے اور اللہ پر ایمان نے آئے

اس کے لیکھ میں مصطفیٰ مکار تھام

یا جو کوئی کھلکھل کر بکھل کر دے

ستے ٹھار جاتے دلاب۔

اسلام کی مثالیں یک دلابے اس کے

پایتہذب اور گمراہ ٹھلکتے ہے جس

حرب روشی اور تدیکیں اکھاں نہیں ہوتی اور

سفیدی اور سیاہی جس نہیں ہوتی اسی

طہ جو ایسیت ایجاد ہے مام جوان ان

اتفاق کے

کی نئے مدنگ ملابے۔

او مغرب کا موجودہ باطن نظام زندگی کی

تمام نہیں ہے بہر وہ ہونے اور نظری

خواہ شات کی برآمدی کی اس افول کے میں

ہیات دیتا ہے اور آزادی نہیں کے ناکبر

دن کے نام پر تغیر کے نام پر، حق اور

ہندوب میں دلکش کے نام پر وہ بنتی

ے راہ روی کے موقع ذرا ہم کرتا ہے، جسے

کسی صاف تحریر معاشرے کا وجود

نامکن ہے قرآن کریم کیتے ہے:

یحقیقۃ اللہ الیا ویر فی الصدقات

ا اللہ سوکر کو مٹا ہے اور صدقات

کو پڑھاتے ہے

او مغرب کے موجودہ باطن نظام زندگی کی

استھان، دولت کے جائز ناجائز فروع

پر ہے جس کی تجویز اس افول کی ذلت سلطانی

کی صورت میں ہے امام ہوتا ہے اور مبلغ

کشکش پیدا ہوتا ہے

یہ نظم ان کی مصلحتوں کا ماحاذ کرتے ہے خواہ

وہ ملی صلح ہوں یا معاشری، اور تمام

کے قابل ہوں اسی طبقہ کے خلاف نظری

کے پیرو ہوتے ہیں۔ اتفاقاً ملک مصالح

کے پیش نظر پاس ہوتا ہے اسی طرح زندگی

کے محتافت شعبوں میں اسلام اور فرقہ اسلام

کی فکار و طریقہ کاریں فرقہ اتراتے ہے

ان نذکرہ مٹاون کے ذریعہ فکار و طریقہ زندگی

میں دونوں نظاموں کے درمیان تعارض

و اخراج ارشکار ہو جاتا ہے اور اسلامی

تاریخ میں اس کی کثرت میں تالیف ملکیتی ہیں

جو مراد پر چاہیجے اسیں اسیں کو پیاں

کر لیا اور نام اور بادی و بس نے اس کو نجور

میں دبا دیا۔ قرآن اور فرشتہ کو اس سے

صادہ ہونے والے اعمال کا سی کوڈ دیار

خیر تائبے خواہ اعلانیہ کو یا چپ کر

اٹھادہ: کل نفس بھاکتی

رہیتہ: (شیخوں پر اعمال بیرون ہو گئے)

ولا یاعا و صبغہ ولا کبریہ الاصح

(کوئی پھر شفا چاہے چورا: بڑا، بغیر

اسکو سلمہ کرنے کے)

انسان دنیا میں قانون شکن جو اسلامی

نکر سلامی اور مغربی نظام معیشت یا

اسلامی نظام اور مغربی نظام کے بھی جو ہیں

بھی اجتماع نہیں کریں را فراز، یہ ہے،

اسلام انسان کی حرمت و کرامت اور اشرفت

کو تسلیم فرما لے ہے اور افغانی اعتبار سدا

اصلیک اور سعادت کا درجہ عطا کرتا ہے

کو بھنگ کرے چند روز میں شاید نہ شد ک

ہماری بھنگ کرے چند روز میں ایک

ان الذین یکمیں اور اس کے

فیضیں اور اس کے

حفل میں اس کے

الا بالتقویۃ، یعنی ایجاد

۳

تغیر حیات نگہنہ
بیجیا گی کہ آپ کہیں تو پیدا کر دیں ایسے
ہے تھے ہم بندوں سے دبادی سے جائیں آپ نے
لکھے دل کے باوجودی فرمایا کہ نہیں اگر نہیں
ان کے لاد ملکہ بلوشِ سلام ہو جائے گی۔
ہم اگر مسلمانوں کے درمیان رہیں جیسی
تو ہماری ذمہ داری ہے اور اگر غیر مسلموں کے
درمیان ہیں تو ہماری کی ذمہ داری ہے وادی
برستے کے حالات کوں میں اور انتقامی جذبہ
اختیار کرنے کے کوں، پھر یہ دیکھنا رحم
دشمن کی شرپندی کے علاالت میں شرالب ہے
یا ہماری کوتاہی اربابے تو ہمی لوگوںی دھن ہے
ان یاؤں پر نظر رکھتے ہوئے دل ریقہ عمل ضیار
کرنا سمجھ داری ہے۔

ان یاؤں کا اگر ہم منصفانہ جائزہ لیں
تو ہم ان کم بندوں کے اس نک اسیں ہماری
کوتاہی پر بھی اچھا خاصا حصہ نکھلے گا، ہم نے
اسیہ کی قابلیات کو واضح کرنے اور مسلمانوں
کی انسانیت و دستی کے گرد دار کا منع اپنے
کرنے سے بڑی کوتاہی کی کی ہے۔ اس کا ثبوت

ہا کہیر تصور صحیح کرنے کی کوئی صورت نہیں رہی
س کام کی طرف آج کم سے کم تر ہے۔
ہندوستان جیسے ملک میں جس میں متعدد
المذاہب ہیں رہتی ہیں اور مسلمان اقلیت میں
بھی ہیں، غیر مسلموں کی اسلام دینانوں کے
باۓ میں جو غلط اطلاعات ہیں ان کو دست
کرنے کی کوشش بہت ضروری ہے اور اسلام
کا جو روشن چہرہ ہے اس کو دکھانے کے
ہوشش کرنا بہت بڑی ذمہ داری ہے یہ کام
دھوت کا بھی ہے اور دھوت کا کام دیگر تمام
طرقوں پر مقدم اور ان سے افضل ہے لیکن
بعد دستہ طریقے آتے ہیں جن کو حسب موقع
دھپ ضرورت اختیار کیا جا سکتے ہے۔
اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ ایک
طرف مسلمانوں نے وہ تسلیم اخلاقی اور انسانی
کمزوریاں برائیاں اختیار کر لی ہیں جو غیر مسلموں
میں پائی جاتی ہیں اور بھضن مردم شماری کے لحاظے
مسلمانوں نے پریوری توقع قائم کر کے ہی کہ غیر مسلموں

یہ ہے کہ بعض وقت ہم کرپانے پر اس کی کوئی کمی
دہائی ہیگ غیر مسلموں سے دستہ ٹالے ہے ملک
ان کو یہ تک نہیں معلوم ہوتا کہ اسلام میں غیر مسلم
کے ساتھ کیا کردار بتایا گیا ہے اس کو یہ نہیں
معلوم ہوتا کہ اسلام کا موڑ مٹھا مطلب کیا ہے
اس کے بر عکس اس کو مسلمان سے خوف مendum
ہوتا ہے اس نے صرف یہ نسبت کو مسلمانوں
کے اسلام صرف مار دھاڑ کر تھے اور اب
ان کے یہ اخلاق بھی کچھ ایسے ہی خطرناک عنیا
کے دوں ہیں، پھر ان کو ان کے لیے اور بھی جھوپی
پچھی پا تیں بتا کو ان مسلمانوں کے بالکل مشکل بنانے
نفترت سے دل بھر دیتے ہیں، ایسی صورت میں
کیا ہماری یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ ہم اپنے
غیر مسلم طووسیوں کو اسلام کے متعلق اور مسلمانوں
کے متعلق بتائیں؟ ان کی صحیح تصویر ان کے
سمنے رکھیں اور ان کے ذہنوں میں اسلام کے
باۓ میں ایک اعلیٰ تصور پیدا کرنے کی کوشش
کریں۔

اس ملک میں غیر مسلموں کا اسلام کے

کسی جو شکل سا غرہیں میں

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

آج سے ۲۷ سال قبل ۳ اکتوبر تا ۳ نومبر ۱۹۴۵ء معرفہ العلما کا جشن تعلیمی شعهد
ہوا تھا اس موقع پر کچھ لوگوں نے جو ہر چیز کو صرف مادیت و نفع اندوزی ہی کی نظر
سے دیکھتے ہیں یہ پھر میں لوگوں کی کہ یہ سب کچھ عربوں کی دولت سے فائدہ
انٹھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا فیض الداکسن علی ندوی مذکور نے اس
موقع پر اپنی آخری تقریر میں بڑی صفائی کے ساتھ کہا تھا کہ ہم ان عربوں کو ان
کے ملکوں میں جا کر بڑی صفائی اور بے تکلفی کے ساتھ ان کو ان کا فرضیہ یاد دلاتے
ہے ہیں اگر ہم ان سے استفایہ کا زہن رکھتے تو اس طرح احوالی بڑی تعداد میں
ان کو بہاں نہیں بلکہ سکتے تھے۔

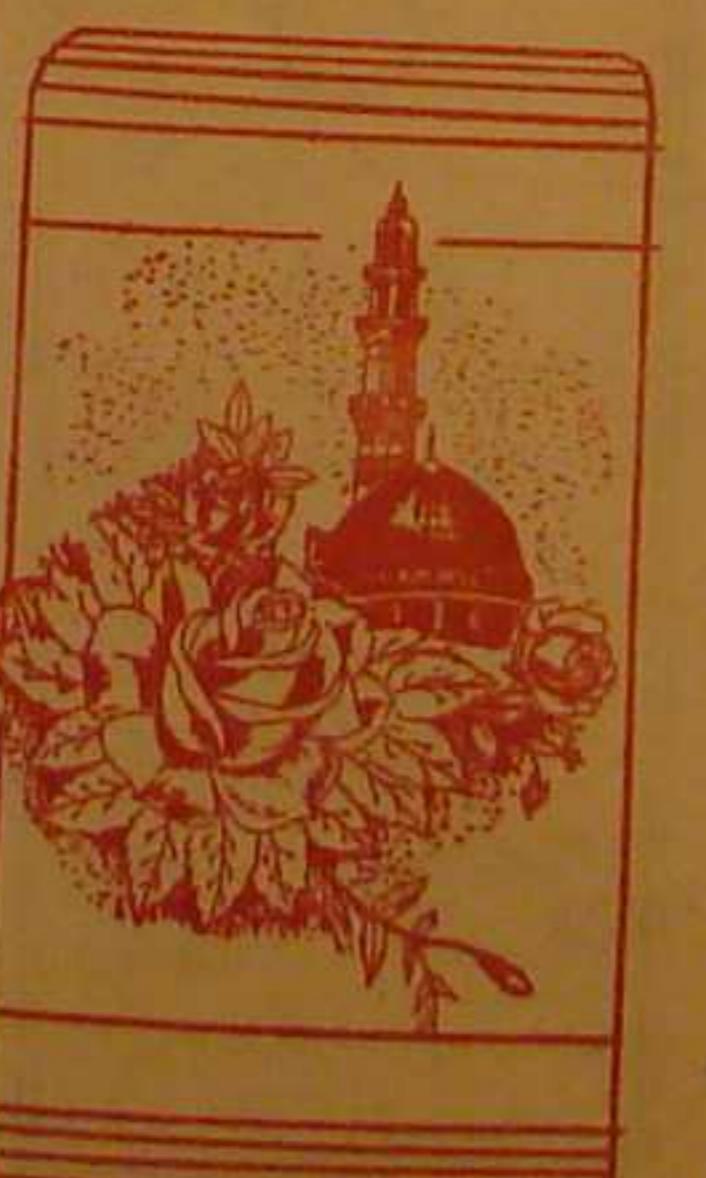
ادھر جب صدام حسین اور کویت کی صورت حال میں آئی تو ندوۃ العلما
کے ترجمان اردو عربی تحریر جیات، ایسی قوت اور ایمان نے صدر صدام کے ہاتھ میں
پوری قوت کے ساتھ اپنے نقطہ نظر کا اظہار کیا اور حقائق کو آئیت کی طرح سلمی
گردیا اس موقع پر بھی یہ طمعہ سننے کو ملا کہ حکومت سعودیہ کی خوش امدیدیا
کیا جا رہا ہے، وہاں بھی بہت سی خرابیاں ہیں انہیں کوئی نہیں نجیس کی جائی تحریر
نے لکھا تھا کہ ندوۃ العلما اپنے اسلوب و اندان سے اس فرضیہ کو برابر ادا کرتا
رہا ہے، مولانا مذکور کی اس تقریر میں بھی اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے، جو
حضرت مولانا مذکور کے اس موقف سے واقع نہیں ان کے اس کام طالعہ
معلومات افراد ہو گا لہذا اپھر سے ہم اس تقریر کو ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔

حضرت ! آپ نے جس گر مجھوں کی اور
ستد ہی کے ساتھ ہمارے مہماں کے سامنے
ہمیں سرخ روکھیا جن کی عتایات اور مہربانیوں سے
ہماری گرد میں بھلی ہوئی ہیں ، ان کے ان جھاتا
کا آپ نے بڑا شائقہ اور قابلِ تقدیر حباب دیا
ہے ، ہم سب کارکنانِ ندوہ العلماء آپ کے
شکر گزار ہیں ، ہم پراس کا حق ہے اور آپ
جیسے ہمدرد اور قابلِ اعتماد دوستوں کی محبت و
خوبی کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ میں چند باتیں
اس کے سامنے پیش کروں ۔

حضرت! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ علیمی
جشن اللہ کے فضل سے ہماری توقع اور ہمارے
اندازہ سے بہت زیادہ کامیاب ہوا میں یہاں
بھی آپ کے سامنے شہادت دیتا ہوں، اور کل
قیامت کے روز بھی شہادت دوں گا کو اس
میں محفوظ نصت الہی شامل بھی درنہ ہماں
با تھے پاؤں ٹھنڈے ٹپے جائیں تھے، ہماری
ہست جواب دے رہی تھی کہ ہم نے کتنی بڑی
ذمہ داری اپنے سر لئے ہے۔ زمانہ ایسا
نا سازگار، حادث کا کوئی اعتبار نہیں ایک
شہر سے دوسرے شہر میں عاصوں کا
ٹکرنا بھی مشکل ہے۔ ایک پیسے کا بھی کوئی

اتر ہی ہے، یہ ایک تلخ حقیقت
آج مدرسون میں پہلے کے مقابلے میں
کے لئے سہولیات زیادہ ہونے کے
نتائج مالوس کرن اور حوصلہ شکن ہے
علمی سطح نہایت پست اور اخلاقی
بہت زیادہ خراب ہوتا ہے۔ ان خ
ایک بھروسی وجہ اساتذہ اور مدارس
کے ذمہ داروں کا پتہ ہے کہ کتنے
نمودر میشیں گو ناچھی۔ یہ بہتر صورت
پوری دنیا فلم مند ہے، ایسی صورت
ہر کیسے امید کو سکتے ہیں کہ ہمارے
مستقبل کے معdar اور بلند خلاصہ
ہو کر تکمیل گئے؟ اور انسان کے
مستقبل کی تعریف میں قدم و ملت
کریں گے اور موجودہ پیچیدہ اور فو
طلس مسئلہ کو حل کریں گے۔

علم اور اہل علم کی قدر و متنزلت کا حلم نہ ہوتا
اس میں شک نہیں کہ علم ہی صلاح و خیر
اور تہذیب و ثقافت کی بنیاد ہے۔ آج
یورپ کو جو ترقی ملی ہوئی ہے اس کی وجہ
ہی ہے کہ علم نے اسے اس قابلِ بنادیا ہے
کہ ستاروں پر لکھنڈاں کے، سورج کی
شعاعوں کو گرفتار کر سکے اور کائنات کی
طااقت کو انسان کی خدمت پر مامور کر سکے۔
خلاصہ یہ ہے کہ انسان اپنی تمام
سرگرمیوں اور جدوجہد میں نعمتِ علم کا
مرہونِ منت ہے لیکن نوع انسانی کا وہ طبقہ
جسے علم کی نشر و اشتاعت اور اسلامی نظریہ
کی ترویج اور انسانی رہنمائی کی ذمہ داری
سوپنی گئی ہے، یقیناً براخوش نصیر ہے
اے چاہئے کہ تعلیم و تربیت اور علم و معرفت
کا دریا بہانے میں ذرۂ برابر خل سے کام نہ



تعلیم و تربیت ۱۹۱۳ء ہماری ذمہ داری

مولانا سعید الرحمن عظمی ندوی
(پیر میرزا بیعت الاسلامی)

اس جس شرک نہیں کیا ان کے
سب سے بڑے خوش نشیب یہ ہے کہ تعلیم و تربیت
کی رہے انسان نکل کے معیار کو بلند کر کے
اس کی جدوجہد صرف ہوا انسانی زندگی
و دریغ میں ان میں دنیا کا سب سے اچھا
معجزہ پیش کر تعلیم و تربیت کا پیشہ ہے انہیں
اس وقت تک اپنی ذمہ داریوں اور کام
یہ کرنے پر مقام و مرتبہ سے داقع نہ
ہو سکتا جب تک کہ اس کو علوم و معارف
پکجھ حصہ حاصل نہ ہوا اور اس کی نظر ان

سے آئستہ ہو کر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو انسان کی تعمیر، اس کی خلائق سمع کو بلند کرنے اور اسے قیادت و سیادت کا منصب بجا لے لائیں بنانے پر صرف کیا، ان حضرات

تحفہ حیات

۱۹۹۲-۱۴۱۲-۱۳

جنوری جادی اثنانِ رجب المربوب							فروئی رجب المربوب شعبان المبدک							میاں شعبان المطہر رمضان المبارک							جنوری جادی اثنانِ رجب المربوب																
January			February			March			April			May			June			July			August			September			October			November			December				
۵	۱۲	۱۹	۲۶	SUN		۲	۹	۱۶	۲۳	SUN		۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	SUN	۶	۱۳	۲۰	۲۷	SUN		۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	SUN		۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	SUN	
۶	۱۳	۲۰	۲۷	MON		۳	۱۰	۱۷	۲۴	MON		۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	MON	۷	۱۴	۲۱	۲۸	MON		۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	MON								
۷	۱۴	۲۱	۲۸	TUE		۴	۱۱	۱۸	۲۵	TUE		۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	TUE	۸	۱۵	۲۲	۲۹	TUE		۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	TUE								
۸	۱۵	۲۲	۲۹	WED		۵	۱۲	۱۹	۲۶	WED		۴	۱۱	۱۸	۲۵		WED	۹	۱۶	۲۳	۳۰	WED		۴	۱۱	۱۸	۲۵		WED								
۹	۱۶	۲۳	۳۰	THU		۶	۱۳	۲۰	۲۷	THU		۵	۱۲	۱۹	۲۶		THU	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	THU		۵	۱۲	۱۹	۲۶		THU								
۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	FRI		۷	۱۴	۲۱	۲۸	FRI		۶	۱۳	۲۰	۲۷		FRI	۱۱	۱۸	۲۵	۳۱	FRI		۶	۱۳	۲۰	۲۷		FRI								
۱۱	۱۸	۲۵	SAT			۸	۱۵	۲۲	۲۹	SAT		۷	۱۴	۲۱	۲۸		SAT	۹	۱۶	۲۳	۳۰	SAT		۷	۱۴	۲۱	۲۸		SAT								
۱۲	۱۹	۲۶	SUN			۹	۱۶	۲۳	۳۰	SUN		۸	۱۵	۲۲	۲۹		SUN	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	SUN		۸	۱۵	۲۲	۲۹		SUN								
۱۳	۲۰	۲۷	MON			۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	MON		۹	۱۶	۲۳	۳۰		MON	۱۱	۱۸	۲۵	۳۱	MON		۹	۱۶	۲۳	۳۰		MON								
۱۴	۲۱	۲۸	TUE			۱۱	۱۸	۲۵	۳۲	TUE		۱۰	۱۷	۲۴	۳۱		TUE	۱۲	۱۹	۲۶	۳۲	TUE		۱۰	۱۷	۲۴	۳۱		TUE								
۱۵	۲۲	۲۹	WED			۱۲	۱۹	۲۶	۳۲	WED		۱۱	۱۸	۲۵	۳۲		WED	۱۳	۲۰	۲۷	۳۲	WED		۱۱	۱۸	۲۵	۳۲		WED								
۱۶	۲۳	۳۰	THU			۱۳	۲۰	۲۷	۳۲	THU		۱۲	۱۹	۲۶	۳۲		THU	۱۴	۲۱	۲۸	۳۲	THU		۱۲	۱۹	۲۶	۳۲		THU								
۱۷	۲۴	۳۱	FRI			۱۴	۲۱	۲۸	۳۲	FRI		۱۳	۲۰	۲۷	۳۲		FRI	۱۵	۲۲	۲۹	۳۲	FRI		۱۳	۲۰	۲۷	۳۲		FRI								
۱۸	۲۵	SAT				۱۵	۲۲	۲۹	۳۲	SAT		۱۴	۲۱	۲۸	۳۲		SAT	۱۶	۲۳	۲۰	۳۲	SAT		۱۴	۲۱	۲۸	۳۲		SAT								
۱۹	۲۶	SUN				۱۶	۲۳	۳۰	۳۲	SUN		۱۵	۲۲	۲۹	۳۲		SUN	۱۷	۲۴	۲۱	۳۲	SUN		۱۵	۲۲	۲۹	۳۲		SUN								
۲۰	۲۷	MON				۱۷	۲۴	۳۰	۳۲	MON		۱۶	۲۳	۳۰	۳۲		MON	۱۸	۲۵	۲۲	۳۲	MON		۱۶	۲۳	۳۰	۳۲		MON								
۲۱	۲۸	TUE				۱۸	۲۵	۳۰	۳۲	TUE		۱۷	۲۴	۳۰	۳۲		TUE	۱۹	۲۶	۲۳	۳۲	TUE		۱۷	۲۴	۳۰	۳۲		TUE								
۲۲	۲۹	WED				۱۹	۲۶	۳۰	۳۲	WED		۱۸	۲۴	۳۰	۳۲		WED	۲۰	۲۷	۲۴	۳۲	WED		۱۸	۲۶	۳۰	۳۲		WED								
۲۳	۳۰	THU				۲۰	۲۷	۳۰	۳۲	THU		۱۹	۲۶	۳۰	۳۲		THU	۲۱	۲۸	۲۵	۳۲	THU		۱۹	۲۷	۳۰	۳۲		THU								
۲۴	۳۱	FRI				۲۱	۲۸	۳۰	۳۲	FRI		۲۰	۲۷	۳۰	۳۲		FRI	۲۲	۲۹	۲۶	۳۲	FRI		۲۰	۲۸	۳۰	۳۲		FRI								
۲۵	۳۲	SAT				۲۲	۲۹	۳۰	۳۲	SAT		۲۱	۲۷	۳۰	۳۲		SAT	۲۳	۲۰	۲۷	۳۲	SAT		۲۱	۲۹	۳۰	۳۲		SAT								
۲۶	۳۳	SUN				۲۳	۲۰	۲۷	۳۲	SUN		۲۲	۱۷	۲۷	۳۲		SUN	۲۴	۱۴	۲۱	۳۲	SUN		۲۲	۱۹	۲۷	۳۲		SUN								
۲۷	۳۴	MON				۲۴	۱۷	۲۷	۳۲	MON		۲۳	۱۷	۲۷	۳۲		MON	۲۵	۱۴	۲۱	۳۲	MON		۲۳	۱۷	۲۷	۳۲		MON								
۲۸	۳۵	TUE				۲۵	۱۷	۲۷	۳۲	TUE		۲۴	۱۷	۲۷	۳۲		TUE	۲۶	۱۴	۲۱	۳۲	TUE		۲۴	۱۷	۲۷	۳۲		TUE								
۲۹	۳۶	WED				۲۶	۱۷	۲۷	۳۲	WED		۲۵	۱۷	۲۷	۳۲		WED	۲۷	۱۴	۲۱	۳۲	WED		۲۵	۱۷	۲۷	۳۲		WED								
۳۰	۳۷	THU				۲۷	۱۷	۲۷	۳۲	THU		۲۶	۱۷	۲۷	۳۲		THU	۲۸	۱۴	۲۱	۳۲	THU		۲۶	۱۷	۲۷	۳۲		THU								
۳۱	۳۸	FRI				۲۸	۱۷	۲۷	۳۲	FRI		۲۷	۱۷	۲۷	۳۲		FRI	۲۹	۱۴	۲۱	۳۲	FRI		۲۷	۱۷	۲۷	۳۲		FRI								
۳۲	۳۹	SAT				۲۹	۱۷	۲۷	۳۲	SAT		۲۸	۱۷	۲۷	۳۲		SAT	۳۰	۱۴	۲۱	۳۲	SAT		۲۸	۱۷	۲۷	۳۲		SAT								

